بیوی کا شوہر کی اجازت کے بغیر اس کی زکوٰۃ ادا کرنا

مجیب: مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-2970

تاریخ اجراء: 09 صفر المظفر 1446ھ/15 اگست 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر شوہر پر زکوۃ فرض ہو اور اسے زکوۃ کی ادائیگی کا بھی بہت کہا گیا لیکن وہ زکوۃ ادا نہیں کرتا تو کیا اس کی بیوی اس کی رقم چھپ کے نکال کر اس کی طرف سے زکوۃ ادا کر سکتی ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شوہر پر زکوۃ فرض ہو لیکن وہ سمجھانے کے باوجود خود ادا نہ کرے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔بیوی کا اس کے مال سے زکوۃ ادا کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔بلکہ اس کی اجازت کے بغیر ادا کرنے سے اس کی زکوۃ ادا ہی نہیں ہوگی۔

سنن النسائی میں ہے" عن عبد اللہ بن عمرو، قال: لما فتح رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم مكة قام خطيبا فقال في خطبته: لا يجوز لامرأة عطية، إلا بإذن زوجها"ترجمہ:حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا، تو خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے، اور فرمایا: کسی عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں۔" (سنن النسائی، رقم الحدیث 2540، ج 5، ص 65، مکتب المطبوعات الإسلامية، حلب)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے" ألا لا تنفق "امرأة شيئا من بيت زوجها إلا بإذن زوجها" أي صريحا أو دلالة (قيل: يا رسول اللہ ولا الطعام؟ قال: "ذلك") أي الطعام "أفضل أموالنا" أي أنفسنا، وفي نسخة أموال الناس، يعني فإذا لم تجز الصدقة بما هو أقل قدرا من الطعام بغير إذن الزوج، فكيف تجوز بالطعام الذي هو أفضل "ترجمہ: خبردار کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی صراحتا یا دلالتا اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے، عرض کی گئی اے اللہ کے رسول! کیا کھانا بھی استعمال نہ کرے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا ہمارے مالوں میں سے افضل مال ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ لوگوں کے مالوں میں سے افضل مال ہے یعنی

جب کھانے سے کم مقدار والی چیز کا شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ جائز نہیں ہے تو کھانے کا جو کہ افضل ہے، اس کا صدقہ کیسے جائز ہے۔ (مرقاۃالمفاتیح شرح مشکاۃالمصابیح، ج4، ص1358، دارالفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے" اگر ملک غیر ہے تو اس میں بے اجازتِ مالک تصرف ناجائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج16، ص533، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے" دوسرے کی طرف سے کوئی فرض وواجبِ مالی ادا کرنے کے لیے اُس کی اجازت کی حاجت ہے، اگر بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطریا اُس کی زکوٰۃ، ماں باپ نے اپنے مال سے ادا کردی یا ماں باپ کی طرف سے اولاد نے اور اصل جس پر حکم ہے اس کی اجازت نہ ہُوئی تو ادا نہ ہوگی۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم